

موجودہ دور میں اہل علم کے لئے لائحہ عمل

افادات: حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

اضافہ و تہیہ: مفتی راشد ذکوی

بصائر و عبر (ج: ۱، ص: ۵۰۳ تا ۳۹۸) میں حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری رحمہ اللہ کا ایک مضمون شامل ہے، جو محرم الحرام ۱۳۸۸ھ میں بیانات میں شائع ہوا، جس میں حضرت رحمہ اللہ نے تبلیغ کی اہمیت، افادیت اور ضرورت پر بہت ہی مفید مضمون بیان کیا، ذیل میں حضرت مولانا رحمہ اللہ کا وہ مضمون، آیات و احادیث کی تخریج اور چند مزید اضافات کے ساتھ پیش خدمت ہے:

پہلا دھوکا:..... ”اب میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ آخرت کی ابدی زندگی کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں؟! شاید تم کہیں کہ ابھی تو ہم طالب علم ہیں، ڈگری حاصل کرنے کے بعد منزل بھی متعین کر لیں گے، لیکن یہ دھوکا ہے، آخر آپ کے پاس کیا سند ہے کہ اتنی مدت ہم زندہ بھی رہیں گے؟ یہاں تو یہ ہوتا ہے کہ اتنی برس کا بوڑھا ریٹائر ہوتا ہے اور تو مند، مضبوط و جوان حرکت قلب بند ہونے سے ختم ہو جاتا ہے، اس قسم کے بیسیوں عبرت آموز واقعات آپ کے سامنے ہیں۔ دوسرا دھوکا:..... دوسرا دھوکا یہ ہے کہ ہم یہ خیال کر لیا کرتے ہیں کہ عالم فاضل یا مگر جو بیٹ بننے کے بعد ”کام“ کریں گے، آپ طالب علمی میں بھی بہت کچھ کام کر سکتے ہیں، پروفیسر ہوں تو بھی خوب کام کر سکتے ہیں، اگر ہم میں سے ہر شخص اپنی اپنی جگہ دین کی طرف متوجہ ہو جائے تو دنیا میں انقلاب آجائے، اگر آپ نے طالب علمی ہی سے آخرت کی طرف توجہ کر لی تو گویا آخرت کا سامان کر لیا اور اگر مقصد صرف ڈگری اور تنخواہ ہے تو یہ وہی کافروں کی حیوانی زندگی ہے، جس کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ﴾ (محمد: ۱۳) ترجمہ: ”اور جو لوگ کافر ہیں وہ تو (دنیا) میں ایسے ہی نفع اٹھاتے اور کھاتے ہیں جیسے چوپائے اور (آخرت میں تو) ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔“

انسانیت کا مقصد:..... ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقل و شعور کی دولت دی ہے اور نبوت و بعثت کی نعمت اس کی رہنمائی کے لئے عطا فرمائی ہے، کیا انسان کی قیمت یہی حیوانی زندگی ہے کہ کھائے اور نکالے، کھائے اور نکالے؟ انسان کو

اعلیٰ سے اعلیٰ ڈگری، بڑی سے بڑی خواہ میرا جائے، پھر میرے بعد وہ کار (کاری)، بہترین بنگلہ اور آسائش کا ہر سامان مل جائے لیکن اگر مقصد پیٹ کو بھر لینا اور سوتے رہنا اور جو کھایا اس کو نکال دینا ہی ہو تو انسان گویا بنانے کی اچھی خاصی مشین بن گیا کہ ڈالو اور نکالو، ڈالو اور نکالو، اگر یہ مقصد زندگی ہو تو ذرا سوچ لیجئے، آپ نے انسان کو کہاں سے کہاں پہنچایا، اسی کے متعلق فرمایا: ﴿اولئك كانوا نعام بل هم اضل﴾ (الانعام: ۱۷۹) ترجمہ: ”یہ تو جانوروں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔“

اس لئے ان کے پاس تو عقل نہیں کہ وہ سوچیں وہ تو صرف اتنا شعور رکھتے ہیں کہ بھوک لگی تو چارہ کھا لیا اور پیاس لگی تو پانی پی لیا مگر یہ انسان نما جانور تو عقل کے باوجود ڈوب گئے۔

طالب علمی میں آپ کیا کر سکتے ہیں؟..... آپ طالب علمی اور جوانی میں وہ خدمت کر سکتے ہیں جو بڑھاپے میں نہیں کر سکتے، اسلام ایک دعوت اور پیغام ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: ”ألا فليس بلغ الشاهد الغائب“۔ ترجمہ: ”یعنی ہر موجود شخص دین کا پیغام غیر موجود لوگوں کو پہنچائے“۔ (صحیح البخاری: رقم الحدیث: ۱۶۵۲، ۲/۲۱۹، دار ابن کثیر)

تو آپ لوگوں کے ذمے بھی ایک فرض عائد ہوتا ہے، اسلام کو پہنچانے کا، آج اسلام کو خطرناک سیلابوں کا سامنا ہے، جس کا بڑا سبب مغرب کی طاغوتی طاقتیں ہیں، دراصل اہل مغرب نے ”صلیبی جنگوں“ سے یہ اندازہ اچھی طرح کر لیا تھا، کہ ہم مسلمانوں کو تو تہ شمشیر اور زور بازو سے شکست نہیں دے سکتے، اس لئے انہوں نے اسلام کے خلاف پہلی جنگ شروع کی، تاکہ مسلمانوں کو اسلام کی نعمت سے محروم کر دیا جائے، ان کی یہ کوششیں جو کئی صدی پہلے شروع کی گئی تھیں آج اپنے شباب پر ہیں، آج ان کے پاس طاقت ہے، وسائل ہیں، بے پناہ ذرائع ہیں، آج ان کا نقشہ ٹھیک وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کا بیان فرمایا تھا: ﴿ربنا انك اتيت فرعون و ملاه زينة و أموالا في الحيوٰة الدنيا، ربا لبضلوا عن سبيلك، ربا اطمس على أموالهم﴾ (یونس: ۸۸)

ترجمہ: ”اے پروردگار! آپ نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیوی زندگی، بے حد مال و دولت اور زینت و آرائش دی ہے، اے پروردگار! اس کے نتیجے میں وہ (بجائے تیرے شکر کے) تیرے بندوں کو گمراہ کر رہے ہیں، اے پروردگار! ان کے مالوں کو ملیا میٹ کر دے۔“

وہ خود یہ جانتے ہیں کہ وہ جس زندگی میں مبتلا ہیں وہ بدترین اور تباہ کن زندگی ہے دنیائی میں جہنم کی زندگی میں مبتلا ہیں۔ نئی تہذیب کے دلدائے..... مجھے کراچی کے ایک دوست نے جو انگلینڈ سے آئے تھے، بتلایا کہ وہاں ایک شخص بہت بڑا مالدار تھا، اس نے اپنے والدین کو ملازم رکھ چھوڑا تھا، وہ فخر سے کہا کرتا تھا کہ جب میں دوسروں کو ملازم رکھتا ہوں تو اپنے ماں باپ کو کیوں ملازم نہ رکھوں۔ یہ ہے نئی تہذیب و تمدن، انسانیت ختم، عاطفت ختم، جانوروں میں جو

شفقت پائی جاتی ہے، وہ بھی اس مفقود عالم میں غرق ہیں، وہ غریبوں میں غرق ہیں، چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو بھی غرق کر دیں، افسوس ہے کہ ہم اسی بدترین زندگی کو اپنا کر، ان کے نقش قدم پر جا رہے ہیں۔

اسلام دشمنوں کے عزائم:..... بہر حال اسلام کے دشمن رات دن اس فکر میں ہیں کہ کسی طرح اسلام کی برکات سے ہمیں محروم کر دیں تو جب تک ہمارے نوجوان، طالب علم، پروفیسر، تاجر، کسان، غرضیکہ ہم سب مل کر اپنے دین کو بچانے کی فکر نہیں کریں گے، اس وقت تک بے دینی کے اس بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنا ممکن نہیں ہوگا، اس سیلاب کو روکنا کسی مخصوص طبقے کے بس کا کام نہیں، البتہ اتنا ہو جائے گا کہ یہ لوگ اپنے دین کو بچالیں، لیکن جس عالمگیر پیمانے پر بے دینی کا سیلاب آیا ہے، جب تک اسی پیمانے پر اسے روکنے کے لئے محنت نہیں کی جائے گی، اُس وقت تک یہ نہیں رکے گا۔

ہمارا دینی فریضہ:..... میری زندگی کا موضوع مسائل حیات پر غور کرنا ہے، میں بہت تڑپ رہا ہوں، ایک چھوٹی سی درسگاہ میرے پاس ہے، دو چار سوطالب علم پاس بیٹھے رہتے ہیں لگا رہتا ہوں، لیکن جب میں سوچتا ہوں کہ میرا کام اس سے پورا ہو گیا؟ تو دل جواب دیتا ہے، قطعاً نہیں۔ میں اپنے کو دھوکا دوں گا، اگر میں یہ سمجھ لوں کہ میں نے بخاری شریف کا درس دے لیا اور میرا کام پورا ہو گیا، دین کا تقاضا ہے کہ اگر آگ لگی ہو تو اسے بجھانے کے لئے مجھے جانا چاہئے، اللہ تعالیٰ شاید مجھے نہیں چھوڑے کہ دنیا میں فسق و فجور کی آگ لگی تھی، ایک جہاں اس میں جل رہا تھا اور میں بخاری شریف پڑھا رہا تھا۔

ہماری منزل کیا ہے؟..... میرے دوستو! میں اور آپ ایک کشتی کے مسافر ہیں، ہماری منزل آخرت ہے، اگر اس کشتی میں کوئی سوراخ کر دے تو ہم سب غرق ہوں گے، اس لئے اس کے ہاتھوں کو پکڑنا اور اس کی صحیح راہنمائی کرنا ہم سب کا فرض ہے، اس لئے میں آپ حضرات سے اس مختصر وقت میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے دنیا کو مقصد نہ بناؤ، اپنے منصب کو پہچانو، اپنے وقت کی قدر کرو اور حق تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کی تیاری کرو اور اسلام کا پیغام دنیا کو پہنچاؤ، اس کے لئے کسی خاص فراغت اور فرصت کی ضرورت نہیں، تم ہر جگہ رہ کر ہر حال میں اسلام کی خدمت کر سکتے ہو، اگر آپ نے ایسا کر لیا تو واللہ! دنیا کی کامرانی بھی آپ کے ہاتھ ہوگی اور اگر بالفرض کامیابی نہ بھی ہوئی تو آپ کا کام تو بہر حال پورا ہو ہی گیا۔

عالمگیر فتنوں کے مقابلے کے لئے تبلیغی جماعت کا وجود:..... اب میں ایک ضروری مضمون عرض کر کے (بات) ختم کرتا ہوں، ایک دفعہ مکی مسجد (تبلیغی مرکز، کراچی) جانا ہوا، میں کبھی کبھی وہاں چلا جاتا ہوں، وہاں تبلیغی حضرات نے مجھے پکڑ لیا اور کچھ بیان کرنے کی دعوت دی، میں نے سوچا کیا بیان کروں، بولنا مجھے آتا نہیں، خیر میں ان حضرات کے اصرار پر بیٹھ گیا، ”الحمد لله رب العالمین“ کی آیت پڑھی، بس پھر کیا تھا، قرآن کی برکت سے سینہ کھل گیا، عجیب و غریب مضامین ذہن میں آئے کوئی ڈیڑھ، دو گھنٹہ بیان ہوا، تفصیل تو مجھے اب یاد نہیں آرہی، کچھ مضمون یاد ہے، وہی اس موقع پر عرض کرنا چاہتا ہوں، میں نے کہا اللہ جل ذکرہ، عالمین کا رب ہے، اس کی ربوبیت کے کرشمے ظاہر ہیں، لیکن اتنے عجیب و غریب کہ عقل حیران ہے، جسمانی ربوبیت کی تفصیل کو چھوڑتا ہوں، صرف روحانی ربوبیت کو دیکھئے کہ نبوت

ختم ہو چکی ہے، علماء امت کی ممبر شپ اور نسل کی تباہی اور گمراہی کے لئے بیسیوں فتنے موجود ہیں، تھیسٹ، سیمنا وغیرہ وغیرہ اخلاق کی قربان گاہ تھے ہی، اب تو بے دینی کے انتہائی غلبہ اور تسلط کی وجہ سے اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کا بھی جو حال ہے وہ آپ کو معلوم ہے، اخبارات میں روزانہ اس کی خبریں آپ پڑھتے ہیں، اس کے علاوہ وہ ممالک جو فحاشی اور بے حیائی کے مرکز ہیں، امریکہ، برطانیہ وغیرہ ان ممالک سے مواصلات اور رسل و رسائل کی آسانی کی وجہ سے فتنوں کا ایک تانتا بندھا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت کا مظہر تبلیغی جماعت:..... الغرض! ان حضرات کی برکت سے پوری بات ذہن میں آگئی، میں ان تبلیغی حضرات کے اخلاص کا بڑا معتقد ہوں، اب بھی بعض تخلصین کی وجہ سے بول رہا ہوں، ورنہ مجھے بیان کرنا نہیں آتا، تو دل میں یہ بات آئی کہ اللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت کا کرشمہ یوں ظاہر ہوا ہے کہ ان عالمگیر فتنوں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے تبلیغی جماعت کا یہ نظام جاری فرمادیا، یہ وہ نظام ہے جو عالمگیریت چاہتا ہے۔ اس میں عالم بھی کھپ جاتا ہے، اور اُن پڑھ بھی، امیر بھی اور غریب بھی، تاجر بھی اور صناع بھی، کالا بھی گورا بھی، مشرقی بھی اور مغربی بھی، اگر اس زمانے میں یہ تبلیغی نظام جاری نہ ہوتا تو گویا اللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت کا کمال ظاہر نہ ہوتا۔

کیا ہمارے دینی مراکز کافی ہیں؟..... ورنہ ہمارے مدارس، تعلیمی ادارے، اسکول اور کالج جتنے آدمی تیار کرتے ہیں وہ تو اس عالمگیر سیلاب کے لئے کافی نہیں تھے، یہ تبلیغ والے ایک گشت کرتے ہیں، سیلاب کے طریقے سے آتے ہیں اور دو، چار، پانچ دس آدمیوں کی ہدایت کا سامان بن جاتے ہیں، کہیں کسی کو امریکہ سے پکڑ لاتے ہیں، کہیں لندن سے، مصر کے صدر ناصر نے پانچ ہزار مبلغ (تبلیغ کرنے والے افراد) بھیجے اور سالانہ کروڑوں روپیہ ان پر صرف ہوتا ہے لیکن ان سے پوچھئے کہ کتنے لوگوں کو صحیح مسلمان بنایا؟ ادھر تبلیغی نظام کی برکات آپ کے سامنے ہیں کہ ہزاروں، لاکھوں بندگانِ خدا کی ہدایت کے لئے یہ نظام ذریعہ بن گیا تو اللہ تعالیٰ نے تبلیغی جماعت کا جو نظام جاری فرمایا ہے، یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی روحانی ربوبیت کا ایک کرشمہ ہے، جو اللہ پاک نے اس امت کے اندر ظاہر فرمایا ہے، تاکہ اللہ کی حجت پوری ہو جائے اور کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ رہے کہ میرے پاس فرصت نہ تھی، اللہ نے یہ نظام ہی ایسا جاری فرمایا ہے کہ مشغول سے مشغول آدمی بھی اس میں کھپ سکتا ہے، اس نظام کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے یہ سبق دیا کہ تمہارے ذمے اس پیغام کا پہنچا دینا ہے، اگر کسی کو ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ یاد ہے وہ بھی دوسرے بھائی کو سکھا دے، کسی کو ”سبحانک اللہم“ یاد ہے وہ سکھا دے، کیونکہ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کو یہ بھی یاد نہیں۔

روح کی غذا، تبلیغی جماعت:..... تو اللہ رب العالمین کی ربوبیت کا جیسا مادی نظام ہے، ایسا ہی تبلیغی جماعت کا وجود میرے نزدیک روح کی غذا اور آخرت کی تیاری کے لئے اللہ تعالیٰ کا روحانی نظام ربوبیت ہے۔ یہ ایک ”مختصر متن“ ہے، جس کی شرح پر کتابیں لکھی جاسکتی ہیں، اس لئے میں آپ حضرات سے یہی عرض کروں گا کہ آپ اس جماعت سے

تعلق رکھیں، خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے، آپ دنیا کے اندر انقلاب پیدا کر دیں گے، فرض شناسی اور دین پر چلنے کی ہمت آپ میں پیدا ہوگی اور اس کی وہ لذت، فرحت اور مسرت آپ کو حاصل ہوگی کہ:

لذتِ ایں بادہ بخدا شناسی تانہ چشی

بوریا نشین فقیروں کا خزانہ:..... اور سچ پوچھئے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں وہ لذت، وہ سرور اور وہ اطمینان قلب رکھا ہوا ہے کہ بے چارے بادشاہوں کو اس کی ہوا بھی نہیں، کہاں بوریا نشین فقیروں کے پاس سکون قلب کی کتنی بڑی دولت ہے، ان کا حال تو دینی ہے جو قرآن مجید میں بیان فرمایا گیا ہے: ﴿وَلَنْ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ﴾ (التوبہ: ۴۹) ترجمہ: ”اور بے شک جہنم محیط ہے کافروں کو“ آخرت میں تو جہنم ان کو گھرے ہوئے ہوگی ہی، یہ دنیا بھی ان کے لئے سراپا جہنم بن کر رہ جائے گی۔

آخرت کی جادوانی زندگی کا حصول:..... تو اللہ جل ذکرہ نے تبلیغی جماعت کے ذریعے ہدایت کا سامان پیدا کر دیا ہے، اور آپ کے لئے اپنی اور اپنے بھائیوں کی اصلاح کی صورت پیدا کر دی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائیں کہ ہم اس پر گامزن ہو جائیں، تاکہ ہماری زندگی درست ہو جائے، ہماری ساری زندگی آخرت کے لئے بن جائے، اور ہمیں آخرت کی جادوانی زندگی نصیب ہو جائے۔

حضرت بنوری رحمہ اللہ کا گراں قدر مضمون مکمل ہوا، اب اسی مضمون پر مزید دیگر اکابرین امت کے ملفوظات ذیل میں ذکر کرے جائیں گے۔

تبلیغی جماعت کے ساتھ اہل علم طبقہ کی شمولیت کی اہمیت:..... ”آپ (حضرت مولانا محمد الیاس صاحب دہلوی رحمہ اللہ) نے اپنے نزدیک اس کا فیصلہ کر لیا تھا کہ جب تک اہل علم اس کام کی طرف متوجہ نہ ہوں گے اور اس کی سرپرستی نہ کریں گے اس وقت تک اس اجنبی دعوت اور اس نازک کام اور لطیف کام کی طرف سے (جس میں بڑی دقیق رعایتیں اور نزاکتیں مطلوب ہیں) اطمینان نہیں کیا جاسکتا، آپ کو اس کی بڑی آرزو تھی کہ ”اہل“ اشخاص اس کام کی طرف توجہ کریں اور اپنی قابلیتوں اور صلاحیتوں کو اس کام کے فروغ میں لگائیں، جس سے اسلام کے درخت کی جڑ شاداب ہوگی پھر اس سے اس کی تمام شاخیں اور پتیاں سرسبز ہو جائیں گی۔“

اہل علم کے لئے طرز محنت:..... اس سلسلہ میں آپ علماء سے صرف وعظ و تقریر ہی کے ذریعے اعانت نہیں چاہتے تھے بلکہ آپ کی خواہش اور آپ کا مطالبہ علماء عصر سے سلفِ اوّل کے طرز پر اشاعتِ دین کے لئے عملی جدوجہد اور در بدر پھرنے کا تھا، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب [نور اللہ مرقدہ] کو ایک خط میں لکھتے ہیں:

”عزم سے میرا اپنا خیال ہے کہ جب تک علمی طبقہ کے حضرات اشاعتِ دین کے لئے خود جا کر عوام کے دروازوں کو نہ کھٹکھٹائیں اور عوام کی طرح یہ بھی گاؤں گاؤں اور شہر شہر اس کام کے لئے گشت نہ کریں اس وقت تک

یہ کام درجہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا، کیونکہ عوام پر جو اثر اہل علم کے عمل و حرکت سے ہوگا وہ ان کی دھواں دھار تقریروں

سے نہیں ہو سکتا، اسلاف کی زندگی سے بھی یہی نمایاں ہے جو کہ آپ حضرات اہل علم پر بخوبی روشن ہے۔“

طلباء کرام کے تبلیغ میں اشتغال کی حیثیت:..... درس و تدریس سے تعلق رکھنے والے بعض بزرگوں کو شبہ تھا کہ تبلیغ و اصلاح کی اس کوشش میں مدرسین اور طلباء مدارس کا اشتغال، ان کے علمی مشاغل اور علمی ترقی میں حارج ہوگا، لیکن آپ جس طرح اور جس منہاج پر علماء مدارس اور طلباء سے یہ کام لینا چاہتے تھے وہ درحقیقت علماء اور طلبہ کے علوم کی ترقی اور چمکی کا ایک مستقل انتظام تھا، ایک گرامی نامہ میں لکھتے ہیں:

”علم کے فروغ اور ترقی کے بعد اور علم ہی کے فروغ اور ترقی کے ماتحت دین پاک فروغ اور ترقی پا سکتا ہے، میری تحریک سے علم کو ذرا بھی ٹھیس پہنچے یہ میرے لئے خسران عظیم ہے، میرا مطلب تبلیغ سے علم کی طرف ترقی کرنے والوں کو ذرا بھی روکنا یا نقصان پہنچانا نہیں ہے، بلکہ اس سے بہت زیادہ ترقیات کی ضرورت ہے اور موجودہ مسلمان جہاں تک ترقی کر رہے ہیں یہ بہت ناکافی ہے“

طلباء کے لئے زمانہ طالب علمی میں محنت کرنے کا طریقہ:..... مولانا چاہتے تھے کہ اس تبلیغی کام ہی کے ضمن میں طلبہ اپنے اساتذہ ہی کی نگرانی میں اپنے علوم کے حق ادا کرنے کے لئے نافع ہوں، ایک گرامی نامے میں لکھتے ہیں:

”کاش کہ تعلیم ہی کے زمانہ میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اساتذہ کی نگرانی میں مشق ہو جایا کرے تو علوم ہمارے نفع مند ہوں ورنہ افسوس کہ بے کار ہو رہے ہیں، ظلمت اور جہل کا کام دے رہے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔“ بہر حال اپنی اس دعوت کو اعلیٰ علمی و دینی حلقوں میں پہچانے کے لئے آپ نے جماعتوں کا رُخ دینی مرکزوں کی طرف کیا۔ (مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص: ۱۰۹، مکتبہ دینیات)

علم میں طرقي کا طریقہ:..... علم کی طرف ترقی کے لئے مولانا کے نزدیک دوسری شرط یہ تھی:

”یاد رکھو! کوئی عالم علم میں ترقی نہیں کر سکتا جب تک وہ جو کچھ سیکھ چکا ہے دوسروں تک نہ پہنچائے جو اس سے کم علم رکھتے ہیں، اور خصوصاً ان تک جو کفر کی حد تک پہنچے ہوئے ہیں، میرا یہ کہنا حضور ﷺ کی اس حدیث سے مأخوذ ہے ”من لا یرحم لا یرحم“ بزرگمراں پاش کہ حق بر تو پاشد، کفر کی حد تک پہنچے ہوؤں تک علم پہنچانا اصل علم کی تکمیل ہے اور ہمارا فریضہ ہے اور جاہل مسلمانوں تک علم پہنچانا مرض کا علاج ہے۔“ (مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص: ۲۷۴، مکتبہ دینیات)

صحابہ کرام کا حصول علم کے لئے طریق کار:..... ”فرمایا: مدینہ منورہ میں علوم دینیہ کا کوئی مدرسہ بھی نہ تھا اگر ہوتا تو بھی وہ (مدینہ والے) اس کے باقاعدہ طالب علم نہیں بن سکتے تھے اور دین کی ضرورت، مسائل و احکام اور مسائل کے علم سے بے بہرہ نہیں تھے یہ علم ان کے پاس کہاں سے آیا؟ محض رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں شرکت و حضوری پر زیادہ

جاننے والوں کے پاس بیٹھے اور اہل دین کی محبت و اخلاط اور ان کی حرکات و سکنات کو بغور دیکھنے، سفر و اور جہاد میں رفاقت اور بروقت اور بر موقعہ احکام معلوم کرنے اور دینی ماحول میں رہنے سے، اس میں شبہ نہیں کہ اس درجہ اور معیار کی بات آج حاصل نہیں ہو سکتی، لیکن اس سے انکار بھی نہیں کیا جاسکتا کہ اس کی کچھ نہ کچھ صورت انہی راستوں سے آج بھی پیدا کی جاسکتی ہے۔“ (مولانا محمد الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص: ۱۰۶، مکتبہ دینیات)

جملہ اہل علم کی ذمہ داری:..... حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا:

”عموماً اہل علم کی ساری جماعتوں سے یہ بھی عرض ہے کہ ان متعین اوقات کے علاوہ دوسرے عام اوقات میں اپنی اپنی جگہ خاص و عام میں تبلیغ سے غافل نہ رہیں۔“ (تجدید تعلیم و تبلیغ، ص: ۱۹۳)

موجودہ دور کے خوفناک حالات اور ان سے خلاصی کی راہ:..... آخر میں حضرت بنوری رحمہ اللہ ہی کے ایک انتہائی اہم مضمون کے ایک پیرا گراف پر اس مضمون کا اختتام کرتا ہوں، فرمایا:

”عذاب بصورت نفاق کی تعبیر صوبائی عصبیت، گروہی مفادات کا وہ طوفان ہے جو ملک کے در و دیوار سے ٹکرا رہا ہے، جس میں علماء، صلحاء اور عوام و حکام سب بہہ جا رہے ہیں، اور جسے برپا کرنے میں اوپر سے نیچے تک تمام عناصر اپنی پوری توجہ صرف کر رہے ہیں، پورا ملک آتش فشاں کی ٹھیب لہروں کی لپیٹ میں ہے، جس پر توبہ، استغفار، تضرع و اجتنال اور دعوت الی اللہ کے ذریعے آج تو قابو پایا جاسکتا ہے، مگر کچھ دن بعد یہ تدبیر بھی کارگر نہیں ہوگی اور پھر خدا ہی جانتا ہے کہ کیا حالات ہوں گے، کون رہے گا، اور کس کی حکومت ہوگی، اور انسان محکموں کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوگا، اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائیں اور ہمارے گناہوں کو معاف فرمائیں اور پوری اُمت کو اپنی مریضات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ صفوة البریة سیدنا محمد وعلی الہ و أصحابہ واتباعہ اجمعین۔“

کراچی میں مدارس کے کوائف جمع کرنے پر اظہار تشویش

(پ۔ر) مدارس کے کوائف جمع کرنا حکومت کا کام ہے سیاسی جماعتوں کی طرف سے اس قسم کی کوشش ملک میں تصادم کی راہ ہموار کرنے کے مترادف ہے حکومت اس صورتحال کا فوری نوٹس لے ورنہ حالات کی تمام ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ ان خیالات کا اظہار اتحاد تنظیمات مدارس کے قائدین شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان (صدر اتحاد تنظیمات مدارس)، مفتی فیض الرحمن (چیمبرمین رویت ہلال کئی و صدر تنظیم المدارس)، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری (جنرل سیکریٹری وفاق المدارس العربیہ)، مولانا عبدالملک (صدر رابطہ المدارس)، مولانا ڈاکٹر یاسین ظفر (صدر وفاق المدارس السلفیہ) قاضی نیاز حسین نقوی (صدر وفاق المدارس الشیعہ) نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کراچی کے بعض مدارس میں ایم کیو ایم کے کارکنوں کی کوائف طلبی کے لیے آدے پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملک میں تصادم و محاذ آرائی کی نفاذ کرنے کی کوشش قرار دیا۔ دینی مدارس کے پانچوں بورڈ کے قائدین نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ اس معاملے کا فوری نوٹس لے۔ انہوں نے ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین کی طرف سے مدارس کی کوائف طلبی کی کوشش کو انتہائی قابل مذمت اور نفوس ناک قرار دیا اور کہا کہ جو حکومت کے کرنے کا کام ہے وہ کسی سیاسی جماعت کو ہرگز اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہیے۔